© rasailojaraid.com

تاریخ وسیر

جناب طالب ہاشمی

حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر انصاری

غسیل الملائکہ

(۱)

راس المنافقین عبداللہ بن ابی کا بہنوئی ابو عامر اگرچہ ایک زاہد مرتاض تھا اور اس نے حق کی تلاش میں گوشۂ عزلت اختیار کر لیا تھا۔ لیکن جب خورشیدِ اسلام فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا اور مدینہ منورہ کے در و دیوار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی طلعتِ اقدس سے جگمگا گئے تو ابو عامر کی عقل پر پتھر پڑ گئے اور اس نے اسلام اور داعئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ خدا کی شان اسی ابو عامر کے فرزند کو اللہ تعالیٰ نے نورِ بصیرت عطا کیا اور اس نے کسی تامل کے بغیر دعوتِ حق پر لبیک کہا اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں شامل ہو گیا۔ جب اس کے باپ کی اسلام دشمنی اور شر انگیزی انتہا کو پہنچ گئی تو اس کی غیرتِ ایمانی کو تابِ ضبط نہ رہی۔ ایک دن بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی "یا رسول اللہ اگر اجازت ہو تو اپنے باپ کا سر اتار لاؤں"۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں، ہم ان سے برا سلوک نہیں کریں گے"۔

ابی عامر کا یہ سعادت مند فرزند جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی خاطر اپنے دشمنِ حق باپ کا قصہ پاک کرنے پر تیار ہو گئے تھے، حضرت حنظلہؓ تھے جو تاریخ میں تقی اور "غسیل الملائکہ" کے القاب سے مشہور ہیں۔

(۲)

حضرت حنظلہؓ کا تعلق اوس کے خاندان عمرو بن عوف سے تھا۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:

حنظلہؓ بن ابی عامر عمرو بن صیفی بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حنظلہؓ کا والد ابی عامر اپنے قبیلے کا نہایت معزز اور با اثر شخص تھا۔ وہ توریت و انجیل کا عالم اور بعثتِ پیغمبرِ آخر الزمان کا قائل تھا اور اکثر دینِ حنیف کا ذکر کرتا رہتا تھا۔ ایسے ہی خیالات نے اس کو رہبانیت کی طرف مائل کیا اور وہ ٹاٹ کا لباس پہن کر کنجِ عزلت میں بیٹھ گیا اور دن رات ریاضت میں مشغول رہنے لگا۔ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ مدینہ کے نزدیک وہ ایک مذہبی پیشوا کی حیثیت رکھتا تھا اور وہ اس کو "راہب" کے لقب سے پکارتے تھے۔ اس راہب کی بدبختی دیکھیے کہ جب (ا ۱ھ بعد بعثت میں) مدینہ میں اسلام کی دعوت کا چرچا ہوا تو اس نے نورِ حق کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں اور اسلام کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو ابو عامر حضورؐ پر ایمان لانے کے بجائے آپؐ سے سخت حسد کرنے لگا۔ اس نے لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے اور حضورؐ کے خلاف بھڑکانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ خدا کی شان اسی بدبخت کے فرزند کو اللہ تعالیٰ نے شرفِ ایمان سے بہرہ ور کیا اور ایسی حرارتِ ایمانی عطا کی کہ وہ اپنے باپ کو قتل کرنے پر تل گئے۔ لیکن رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہ دی۔ ابو عامر جوشِ حسد میں مدینہ کی سکونت ترک کر کے مکہ چلا گیا اور غزوۂ احد میں مشرکینِ قریش کے ساتھ مل کر اہلِ حق سے لڑنے آیا۔ اس کی یہی حق دشمنی تھی جس کی بنا پر حضورؐ نے اس کے لیے "فاسق" کا لقب تجویز فرمایا۔ اس کے بعد وہ پھر مکہ واپس چلا گیا۔ ۸ھ ہجری میں مکہ پر پرچمِ اسلام بلند ہوا تو وہ ہرقل (شاہِ روم) کے پاس قسطنطنیہ چلا گیا اور وہیں ۹ھ یا ۱۰ ہجری میں مر گیا، کہا جاتا ہے کہ ہرقل نے اس کا متروکہ کنانہ بن عبدِ یالیل ثقفی کر دے دیا۔

(۳)

حضرت حنظلہؓ نہایت مخلص مسلمان تھے اور بارگاہِ رسالت سے "تقی" کا خطاب پایا تھا۔ غزوۂ بدر میں کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ غزوۂ احد کے دن بیوی کے پاس خلوت میں تھے کہ منادی کی آواز سنی جو مسلمانوں کو جہاد کے لیے پکار رہا تھا۔ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے، غسل کا خیال ہی نہ رہا اور مسلح ہو کر میدانِ جنگ میں جا پہنچے۔ اس وقت لڑائی شروع ہو چکی تھی۔ جاتے ہی اُن کا سامنا ابو سفیانؓ سپہ سالارِ قریش سے ہو گیا۔ انہوں نے ابو سفیانؓ کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کو اپنی تلوار کی زد میں لے لیا کہ شداد بن الاسود لیثی نے آگے بڑھ کر حنظلہؓ پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ شہید ہو کر فرشِ خاک پر گر پڑے۔

لڑائی کے بعد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ جنگ کی طرف نظر کر کے فرمایا، "حنظلہ کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرشتے غسل دے رہے ہیں"

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کا ارشاد سن کر حنظلہؓ کی نعش کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ میں الٹے پاؤں حضورؐ کی خدمت میں واپس آیا اور یہ ماجرا عرض کیا، ارشاد ہوا کہ ان کی اہلیہ سے دریافت کرنا چاہیے کہ کیا بات تھی؟ ابواسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم واپس مدینے آئے تو حضور ؐ نے حضرت حنظلہؓ کی اہلیہ کے پاس کسی کو بھیج کر دریافت فرمایا کہ حنظلہ کس حال میں جہاد کے لیے روانہ ہوئے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ان کو غسل کی حاجت تھی۔ حضورؐ نے فرمایا اسی لیے اس کو فرشتے غسل دے رہے تھے۔ اسی دن سے وہ غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے ایک ہفت سالہ فرزند چھوڑا۔ جن کا نام عبداللہ تھا۔ انہوں نے واقعہ حرہ (۶۳ھ) میں اپنے بیٹوں کے ہمراہ شہادت پائی۔

قبیلہ اوس کے لیے حضرت حنظلہؓ کی شخصیت ہمیشہ کے لیے وجہ افتخار بن گئی۔ بعض اہل سیر نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ اوس و خزرج اپنے اپنے فضائل فخریہ بیان کر رہے تھے۔ فریقین نے اس موقع پر اپنے اپنے جلیل القدر اصحاب کو پیش کیا تھا۔ اوس نے اپنے جن اصحاب کا نام لیا ان میں حضرت حنظلہؓ کا نام سرِفہرست تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

بہترین اور معیاری کتابت

کیلیے

ہم سے رجوع فرمائیں!

عنایت اللہ خوشنویس سپرا
حدیث منزل کیلیانوالہ براہ علیپور چٹھہ (گوجرانوالہ)

© rasailojaraid.com